

# گستاخ رسول ایکٹ کی مخالفت کے اسباب

محمد اسلم رانا۔ لاہور

یعنی گستاخی مسیح کا قانون ”دور جمالت“ کی پیداوار تھا۔ ”انسانی شعور کی بیداری“ سے پہلے کی بات ہے۔ اب انسانی عقل ترقی کر گئی ہے۔ انسانی شعور بیدار ہو چکا ہے۔ لہذا گستاخی مسیح کا قانون بے کار ہے۔ بائبل کا حکم ہے:

”تو جاؤ گرنی کو بیٹے نہ دینا“ (کتاب خروج ۲۲: ۱۸) ”اور وہ مرد یا عورت جس میں جن ہو یا وہ جاؤ کر ہو تو وہ ضرور جان سے مارا جائے۔ ایوں کو لوگ سنسکار کریں۔ ان کا خون ہی ان کی گردن پر ہو گا۔“ (احبار ۳۰: ۲۷)

اپنی مقدس الہامی کتب کو ”دور جمالت“ کی باتیں اور واقعات قرار دینا عیسائیوں ہی کا دل گرہ ہے۔ اگر کوئی شخص گستاخی کا مرتکب ہوتا ہے تو خدا خود اسے سزا دے لے گا۔ ایسے معاملات میں انسانی قانون سازی بلا ضرورت ہے، ناروا ہے، زیادتی و تعدی ہے۔ اگر خدا کا مجرم کو سزا دینے پر قادر ہونے کا شعور پہلے بیدار ہو جاتا تو گستاخی مسیح کا قانون بنانے کی نوبت نہ آتی۔

مروجہ مسیحی ثقافت کی رو سے گستاخی مذہب کے قوانین کا عدم ہیں۔ کتب مقدسہ کی بھی کچھ قدر و قیمت نہیں ہے۔ یہ پرانی اور جابلانہ باتیں ہے۔ مسیحی ممالک کی قانونی کتب میں مرقوم گستاخی مذہب کے قوانین اور مسیحی کتب مقدسہ پر فائق ہے۔ اب روشن خیالی کا طوطی بولتا ہے۔ آزادی فکر، آزادی فرد، آزادی تجریر و تقریر اور

پتہ صفحہ نمبر ۲۵

اور واقعات ”دور جمالت“ کے ہیں۔ انسانی شعور کی بیداری کے بعد آج تک ایک بھی واقعہ ایسا نہیں ہوا کہ برطانیہ یا کسی بھی ملک میں گستاخ مسیح کے قانون کے تحت کسی کو گرفتار کیا گیا ہو یا موت کی سزا دی گئی ہو۔ جہاں تک کہ ”لاسٹ ٹمپ ٹیشن آف کرائسٹ“ نامی رسوائے زمانہ قلم کے مصنف کو بھی کوئی سزا نہیں دی گئی اور جس فلم کے میوزک میں ہمارے شہہ آفاق گلہ کار نصرت فتح علی خاں کے تان پلٹے بھی شامل تھے جن کی وجہ سے انہیں مغربی ممالک میں شہرت حاصل ہوئی اور کسی نے نصرت فتح علی خاں سے بھی نہ پوچھا کہ خاں صاحب کہ آپ بھی بالواسطہ گستاخی مسیح کے مرتکب ہوئے ہیں۔

عیسائی اقلیت پاکستان میں اقلیت کی حیثیت سے رہنا اور اکثریت کے جذبات کا پاس رکھنا دیکھئے اپنے نظریات مسلمانوں پر مت ٹھونسنے۔

”کوئی ترمیمی قانون ناموس مسیح کا تحفظ نہیں کر سکتا بلکہ خدا خود اچھے اور برے عمل کی جزا اور سزا پر قادر ہے۔“

” مسیحی اپنے دلائل کی بنیاد ایک ایسی ثقافت پر رکھتے ہیں جس میں گستاخی مذہب کے قوانین کے باوجود اور قدیم کتابوں کے مذہبی حوالوں کے باوجود آزادی اظہار انسان کے ذاتی عقائد پر فوقیت حاصل کر لیتی ہے۔“

عیسائیوں کے ہاں گستاخ رسول ایکٹ کالا قانون ہے، غیر انسانی ہے، جمالت ہے، رجعت پسندی ہے اور بنیاد پرستی ہے۔ اقلیتی ”انسانی“ بنیادی اور اقوام متحدہ کے منظور کردہ عالمی حقوق کی نفی اور پامالی ہے۔ گستاخی رسول پر سزائے موت بربریت اور ظلم و زیادتی ہے۔ لہذا یہ قانون فوری طور پر منسوخ کیا جانا چاہئے۔ جبکہ مسلمانوں کے لئے یہ تمام باتیں ناقابل برداشت، بعید الغم اور موجب حیرت ہیں۔ اس ضمن میں عیسائی جریدہ ”کاریتاس“ مئی ۹۸ء کا شکر یہ ادا کیا جانا چاہئے کہ اس کے مطالعہ سے مسلمان عیسائی برادری کی طرف سے گستاخ رسول ایکٹ کی مخالفت کے اسباب خوب اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔ اقتباسات کے آخر میں ان کی واجبی سی تشریح بھی کر دی گئی ہے۔ امید ہے کہ عیسائی نقطہ نگاہ سے متعلق مسلمانوں کے اذہان بالکل صاف ہو جائیں گے۔ جریدہ رقطراز ہیں:

”بعض اکثریتی حلقوں کے علماء دین کئی مغربی ممالک خصوصاً برطانیہ میں گستاخ مسیح کے قانون کا حوالہ دیتے ہیں۔ جس کی سزا بھی موت ہے۔ لیکن یہ بات بھول جاتے ہیں کہ مغربی ممالک میں تو جاؤ گرنیوں کو بھی زندہ جلانے کی سزا رائج رہی ہے اور فرقہ واریت اور محض عقیدہ کے اختلاف کی بنیاد پر ہم مذہبوں نے اپنے ہی اہل وطن کو تیل کے جلنے ہوئے کڑاہوں میں بکوڑوں کی طرح قتل دیا۔ لیکن آج یہ باتیں